''بزمِ آرائیاں'' از کرنل محمد خان

سلمیٰ احمد

Salma Ahmad

M.Phil Scholar, Department of Urdu,

Lahore Garrison University, Lahore.

Abstract:

Colonel Muhammad Khan was a greatest Pakistan Army officer and a war veteran. He also served in the Indian Army of the undivided British India and was a Veteran of World War II. He was a soldier, at the same time a novelist and also a great humorist. While serving in Pakistan Army, he wrote his first book "Bajung Aamad" which was a humorous autobiography. The success of his first book earned him critically acclaimed prominence among Urdu humorists. In 1974, he went on a tour of the UK and later published his account of the UK in "Basalamat Ravi". The most important of which is "Bazam Arayan". A collection of semi autobiographical short stories. His other books are "Badesi Mazah" and "Tasneefat-ekernal Muhammad Khan". He served as an Army officer during the period of 1930-1972. In addition to being the protector of a country he was also the protector of pen. There is no doubt, about it that such writers are born centuries later.

پاکستانی فوج جو اپنی محنت، قابلیت اور ذہانت کے بل بوتے پر ملک وقوم کی سالمیت، حفاظت اور سربلندی کے لیے بے خوف وخطر ہو کر شب وروز اپنے فرائض منصبی کی ادائیگی کے لیے کوشاں رہتی ہے۔ حالات کیسے ہی کٹھن اور دشوار کیوں نہ ہو جائیں یہ نوجوان اپنے فرائض سے ایک لمحہ بھی کوتاہی نہیں برتتے اور وطنِ عزیز کے بقا کے لیے اپنی جانوں کی بازی لگا کر بہادری کی ایک ایسی داستان رقم کرتے ہیں کہ اغیار بھی ان پر رشک کرنے لگتے ہیں۔ کرنل محمد خان کا شمار بھی پاک فوج کے اُن چند باذوق افراد میں ہوتا ہے جو فوج کے ساتھ ساتھ ادبی حلقوں میں بھی بیک وقت یکساں معروف اور مشہور ہیں۔

کرنل محمد خان ایک ہمہ جہت شخصیت کے مالک تھے۔ اُنھوں نے ایک طرف اپنے فرائض کی ادائیگی میں لمحہ بھر بھی

کوتاہی نہیں برتی اور دوسری طرف انھوں نے ادب سے اپنا رشتہ جوڑے رکھا اور اپنے قلم سے مزاح کی خوبصورت کرنیں صفحہ قرطاس پر بکھیرتے رہے۔ ان کا مزاح کسی شعوری کاوش کا نتیجہ نہیں۔ ڈاکٹر سلیم اختر نے مزاح کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے:

''زمین میں بیج ڈالنے سے لے کر پھل کے خوشگوار ذائقے سے لطف اندوز ہونے تک کچھ وقت درکار ہوتا ہے بالکل اسی طرح ہنسی کا بیج نہ جانے کتنی مدت تک قوم کے بطن میں پروان چڑھتا رہتا ہے، تب کہیں جا کر وہ مزاح کا پھل لاتا ہے۔''(۱)

کرنل محمد خان کو یہ شرف حاصل ہے کہ اُن کی تحریروں میں پائی جانے والی طنز کی کھٹاس، مزاح کی شیرینی میں کچھ اس طرح رچ بس گئی ہے کہ پڑھنے والے کو اس طنز کی چبھن محسوس نہیں ہوتی بلکہ وہ اُن کے مزاح سے لطف اندوز ہوتے ہیں، ان کے ہم عصر مزاح نگاروں میں مشتاق احمد یوسفی، سید ضمیر جعفری اور شفیق الرحمٰن شامل ہیں۔ (۲)

کرنل محمد خاں کی مزاح نگاری کے سلسلے کی تیسری کتاب ''بزم آرائیاں'' ہے۔ اس سے پہلے ان کی دو کتب ''بجنگ آمد'' ۱۹۶۶ء اور ''بسلامت روی'' ۱۹۷۵ء کو منظرِ عام پر آ چکی تھی۔ کرنل محمد خان کی زیرِ مطالعہ کتاب ''بزم آرائیاں'' ۱۵ متفرق مضامین پر مشتمل ہے اور ان مضامین کو مصنف نے تین اقسام میں تقسیم کیا ہے:

''۱۔ عشقسانے
۲۔ انشائیے
۳۔ مصنف بیتی''(۳)

کرنل محمد خاں خالص مزاح کی خوبصورت مثال پیش کرتے ہیں۔ ''بزم آرائیاں'' کی بیشتر تحریریں بھی اُنھوں نے مزاحیہ اور تفریحی انداز میں لکھی ہیں جس کا مقصد ہنسنے ہنسانے کے علاوہ کچھ اور نہیں ہے جیسا کہ مصنف نے خود لکھا ہے:

''اس کتاب کی بیشتر تحریریں تفریحی انداز میں لکھی گئی ہیں۔ ان سے نہ ہی افراد کی عاقبت سنورنے کا امکان ہے اور نہ اُمتوں کی تقدیر بدلنے کا۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ اِن تحریروں سے آپ کے چہرے پر نہ سہی، آپ کے ذہن میں ایک روشنی کی کرن پھوٹ پڑے۔''(۴)

''بزم آرائیاں'' کے بیشتر مضامین خالص عاشقانہ ہیں جن میں وہ اپنے عشق و عاشقی کے قصے بڑے مزاحیہ انداز میں رقم کرتے ہیں لیکن سوائے اُن کے ایک عشق کے وہ بہتر معاشقوں میں ناکام ہی ہوئے، کہیں بیگم کے ڈر سے محبوبہ کو چھوڑنا پڑا، تو کہیں ان کا رازدان اُن کا رقیب بن گیا اور محبوبہ کو لے اُڑا، کہیں اُن کے معاشقوں کے درمیان مذہب آڑے آ گیا اور اُن کو نہ صرف ماہ جبین محبوبہ سے ہاتھ دھونے پڑے بلکہ اپنا علاقہ بھی چھوڑنا پڑا اور ستم بالائے ستم یہ کہ اِن پر جان چھڑکنے والی محبوبہ اُن کے دوست کے زبانی ان کی تحقیر سن کر نفرت کرنے لگی۔ ان تمام عاشقانہ موضوعات کو کرنل محمد خان نے بڑے شگفتہ انداز سے قلم بند کیا ہے اور ان میں مزاح کے پیچھے طنز کی چبھن بھی محسوس ہوتی ہے۔ ان مضامین میں وہ صرف اپنے عشق و عاشقی کے قصے ہی بیان نہیں کرتے بلکہ عورت کی نفسیات کی خوبصورت عکاسی بھی کرتے ہیں۔ اِن کے عاشقانہ مزاج کی بہترین عکاسی اس پیراگراف سے ہوتی ہے جس میں وہ محبوب کے تِل کی تعریف کر رہے ہیں:

''محبت کی کسی دوسری منزل میں تو ہم اس تِل پر جان چھڑک دیتے یعنی سمرقند و بخارا بخشنے کے

علاوہ، لیکن اِس وقت تل کی پیشکش از راہ محبت نہیں ہو رہی تھی بلکہ بغرض شناخت، اِدھر ہم ایک دوست کی حیثیت سے کوائف پوچھ رہے تھے نہ کہ سیکورٹی افسر کے طور پر بہر حال ہمیں خوشی بھی ہوئی کہ معشوق بھولا بھالا ہے۔ پر کار معشوق انجام کار بہت ثقیل ثابت ہوتے ہیں۔"(۵)

اِن کے عاشقانہ مضامین میں "یہ نہ تھی ہماری قسمت"، "شرابی کبابی"، "عشق پر زور نہیں"، "نہ خدا ہی ملا"، "یوسف ثانی" اور "پردیسی نال نہ لائے یاری" وغیرہ شامل ہیں۔اس کتاب میں مصنف کے جو پندرہ متفرق مضامین ہیں۔اُن کو تاثیر میں بہت مزاحیہ سے لے کر نسبتاً کم مزاحیہ اور بھر پور نصیحتوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔کرنل محمد خان کی "بزم آرائیاں" کی تعریف کرتے ہوئے ڈاکٹر سلیم اختر یوں رقم طراز ہیں:

"طنز ومزاح کی دو اہم کتابوں کی بنا پر بھی ۱۹۸۰ء یادگار رہے گا۔ یہ ہیں ابن انشا کی "خمارِ گندم" اور کرنل محمد خاں کی بزم آرائیاں۔"(۶)

"بزم آرائیاں" اگرچہ مزاح کی کتاب ہے مگر اِس کے کچھ مضامین خالص طنزیہ ہیں۔اس میں ان کے وہ مضامین شامل ہیں جن کو مصنف نے "انشائیے" کا نام دیا ہے۔اگرچہ اِن مضامین کو بھی کرنل صاحب نے مزاح کے انداز میں پیش کیا ہے لیکن اِس مزاح کے پس پردہ طنز کی چبھن کو صاف محسوس کیا جا سکتا ہے وہ معاشرے میں پائی جانے والی برائیوں کو ہدفِ تنقید بناتے ہیں۔مصنف کی انفرادیت یہ ہے کہ ان کے ہاں حقیقت نگاری کی ایک ایسی رو موجود ہے کہ ہر فرد کو اپنی کہانی معلوم ہوتی ہے۔اس میں زندگی کی تمام حقیقتیں اپنی تمام تر جزئیات کے ساتھ نظر آتی ہیں۔ہم جس معاشرے میں زندگی بسر کر رہے ہیں، آج غفلت اور گمراہیوں کی گہرائیوں میں گرا پڑا ہے۔رشوت اور سفارش کے بغیر کاروبارِ زندگی نہیں چلتا۔حق گوئی کے اصولوں پر چلنے والوں کو عبرت ناک انجام کی جھلک دکھائی جاتی ہے اور ریا کار اور جھوٹے لوگوں کو معتبر خیال کیا جاتا ہے مثلاً اپنے مضمون "سفارش طلب" میں ایک سفارشی رقعہ جو اُن کو کسی اجنبی کی طرف سے موصول ہوتا ہے اُس میں اس مرض کی نشاندہی کچھ یوں کرتے ہیں:

"عزیز من۔حامل رقعہ شیخ حاضر دین میرے ایک دوست کے داماد ہیں۔ بڑے شریف آدمی ہیں۔اتفاق سے اِن پر چینی بلیک کرنے کا مقدمہ بن گیا ہے جس کی تفتیش مسٹر انصاری کر رہے ہیں جو بدقسمتی سے دیانت دار قسم کے آدمی ہیں اور کسی کی سنتے ہی نہیں۔مگر پتہ چلا ہے کہ تمہارے ساتھ کالج میں پڑھتے تھے اسی وقت انصاری سے ملو اور شیخ صاحب کی گلو خلاصی کرا دو، ورنہ شریف آدمی مفت میں جیل میں سڑتا رہے گا۔آخر کون ہے جو آج کل بلیک نہیں کرتا۔"(۷)

عہدہ بڑھنے کے ساتھ ساتھ انسان کی ذمہ داریاں بھی بڑھتی ہیں مگر ہمارے ہاں صورتحال اس سے یکسر مختلف ہے جیسے جیسے عہدے بڑھتے ہیں، معیارِ زندگی بلند ہوتا جاتا ہے، مغربی کلچر کی تقلید میں بھی اضافہ ہوتا ہے مگر ان بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں سے خوش اسلوبی سے عہدہ برآ ہونے کی بجائے روز بروز فرائض کی کوتاہی اور کاہلی میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔"یہ بڑے لوگ"، "ریٹائرمنٹ کا ذائقہ"، "سوال و جواب" اور "سفارش طلب" وغیرہ میں اس طرح کی ہی معاشرتی برائیوں پر چوٹ ہے۔ سلمان خالد "بزم آرائیاں" کے حوالے سے اپنے خیالات کا اظہار کچھ یوں کرتے ہیں:

''کرنل صاحب کی کتابوں میں اِس کتاب کا نمبر تیسرا ہے۔ زمانی ترتیب سے بھی اور مزاح دونوں لحاظ ہے مگر صرف خان صاحب کی کتابوں میں باقی کتابوں سے موازنے میں اسے صف اول میں شمار کریں۔ بے شک اس میں مزاح کم کم ہے مگر یہ دھیان رکھیں کہ اس بات کا اطلاق مصنف کی دیگر کتابوں سے موازنے کے بعد ہوتا ہے۔ انفرادی حیثیت میں یہ کتاب کسی بھی مزاحیہ مقابلے میں وکٹری سٹینڈ پر نہ سہی، آنر ایبل مینشن میں جگہ ضرور بنا لے۔''(۸)

ان دو اصناف کے علاوہ آخر میں مصنف بیتی کے عنوان ''بجنگ آمد'' اور ''بہ سلامت روی'' کی اشاعت کے متعلق واقعات اور قارئین و ناقدین کی طرف سے برسائے گئے کنکر و پتھر کا بیانیہ بڑا دلچسپ ہے۔ ان ابواب میں اُنھوں نے بڑے مزاحیہ انداز میں اس بات کو بیان کیا ہے کہ کس طرح اس کتاب نے (بجنگ آمد) ان کو شہرت دینے کے ساتھ ساتھ اِن کا بریگیڈیئر بننے کا خواب بھی چکنا چور کر دیا۔

اگر چہ پہلی دو کتابوں کی نسبت اس کتاب میں مزاح کم ہے مگر اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ان کا فن آہستہ آہستہ بلند ہو کر ایک نقطے پر مرتکز ہو چکا تھا۔ اس حوالے سے ڈاکٹر انور سدید یوں رقمطراز ہیں:

''زندگی کی میکانکی ہمواری کو گدگداتے اور اس سے قہقہہ برآمد کر لیتے۔ ''بجنگ آمد'' اور ''بسلامت روی'' میں ان کا مزاح نئے جزیرے کی طرح سمندر سے اچانک برآمد ہوتا ہے اور پوری دنیا کو حیرت زدہ کر ڈالتا ہے۔ ''بزم آرائیاں'' میں اِن کا فن ایک نقطے پر رک سا گیا ہے۔''(۹)

''بزم آرائیاں'' کے اسلوب کو دیکھا جائے تو اس میں کرنل محمد خاں نے نہایت جاندار اور عمدہ اسلوب اختیار کیا ہے۔ اس کتاب میں اُنھوں نے خوبصورت تلمیحات کا استعمال بھی کیا ہے اور اِس کے ساتھ ساتھ انگریزی، فارسی اور پنجابی کی خوبصورت تراکیب کا استعمال بھی بہت عمدہ طریقے سے کیا ہے۔ اس میں موقع محل کے حساب سے اشعار کا استعمال بھی کیا ہے۔ خصوصاً اقبال اور غالب کے اشعار کا استعمال ان کے اسلوب کو چار چاند لگا دیتا ہے بلکہ اُنھوں نے اس کتاب کا نام ہی غالب کے اس شعر سے متاثر ہو کر رکھا ہے:

یاد تھیں ہم کو بھی رنگا رنگ بزم آرائیاں
لیکن اب نقش و نگارِ طاقِ نسیاں ہوگئیں(۱۰)

اس کتاب میں عربی اور پنجابی کے الفاظ کے ساتھ ساتھ فارسی اشعار بھی بیان کیے ہیں:

کافر عشقم مسلمانی مرا درکار نیست
ہر رگ من تار گشتہ حاجتِ زنار نیست(۱۱)

کرنل محمد خاں کی ''بجنگ آمد'' ہم عصر مزاحیہ ادب میں تازہ ہوا کے جھونکے کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ اُس وقت کی داستان ہے جب وہ ''نیم لفٹین'' تھے۔ اس کتاب میں پہلی مرتبہ فوجی زندگی میں جنم لینے والے واقعات سے مزاح کا پہلو

ابھارا گیا ہے۔اس سلسلے کی دوسری کتاب ''بزم آرائیاں'' ہے جس کو نہ صرف مزاح کے لحاظ سے بلکہ اسلوب کے لحاظ سے بھی اچھی مثال قرار دیا جاسکتا ہے۔جیسا کہ سلمان خالد نے لکھا:

''تھوڑا کھاؤ، ستھرا کھاؤ، کرنل محمد خان کی طبع اراد کتابیں تین ہیں۔ یہ جنگ آمد۔۔۔جو بچپن کی معصومیت سے لبریز۔ دل آویز۔ بسلامت روی۔۔۔جو انیک ے الہڑ پنے سے بھر پور۔ دل شاداور بزم آرائیاں۔۔۔ادھیڑ عمری میں زندگی کے متفرق تجربات سے نچڑتی دل فروز۔''(۱۲)

کرنل محمد خان آخری ابواب میں جہاں اپنی آپ بیتیاں بیان کر رہا ہے اور اپنی کتابوں پر برسنے والے کنکر و پتھر کا جواب دے رہا ہے وہاں اپنی مزاح کی تینوں کتابوں کا پس منظر بیان کر دیا ہے وہ لکھتے ہیں:

''بجنگ آمد'' کا موضوع میری لفٹینی تھی یعنی یہ کہ کب اور کیسے نازل ہوئی اور بعداز نزول مجھ پر کیا گزری۔ بسلامت روی سفرِ فرنگ کی روائداد تھی موجودہ کتاب جیسا کہ آپ نے دیکھا ہے متفرق مضامین کا مجموعہ ہے۔''(۱۳)

کرنل محمد خان نے اپنی اس کتاب اپنی زندگی مختلف حالات قلمبند کیے ہیں اور اپنی زندگی کی کچھ جھلکیاں پیش کی ہیں۔اس کتاب میں اُنھوں نے اپنے گہرے مشاہدات سے ثابت کیا ہے کہ قدرت نے اُن کو طنز و مزاح کی خداداد صلاحیتوں سے نوازا ہے۔اُنھوں نے اپنے فلسفیانہ مزاح اور شگفتہ اسلوب سے مزاح کی ایسی خوبصورت کرنیں بکھیری ہیں جو اردو ادب کو ہمیشہ مہکاتے رہیں گے۔

حوالہ جات

۱۔ سلیم اختر، ڈاکٹر، اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ، لاہور: سنگ میل پبلی کیشنز، ۲۰۱۸ء، ص:۶۶۷

۲۔ جنگ، روزنامہ، ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۹ء

۳۔ محمد خان، کرنل، بزم آرائیاں، لاہور: غالب پبلشرز، س ن، ص:۹۰

۴۔ ایضاً: ص:۱۱

۵۔ ایضاً: ص:۱۱۸

۶۔ سلیم اختر، ڈاکٹر، اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ، ص:۶۸۸

۷۔ محمد خان، کرنل، بزم آرائیاں، ص:۲۵

8. Salman Khalid, Shelvesمزاح, 2018, P:8

۹۔ انور سدید، ڈاکٹر، اردو ادب کی مختصر تاریخ، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۱ء، ص:۵۸۶

۱۰۔ محمد خان، کرنل، بزم آرائیاں، ص:۹

۱۱۔ ایضاً: ص:۱۰۶

12. Salman Khalid, Shelvesمزاح, 2018, P:8

۱۳۔ محمد خان، کرنل، بزم آرائیاں، ص:۱۶۵